خدا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنے اعمال پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھائیں

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰؍جولائی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد فضل واشنگٹن)

(خلاصہ خطبہ)

حضور ایدہ اللہ کے مسجد میں تشریف لانے پر امریکہ کے برادر عبدالرحیم کولاڈے (Br. Abdul Rahim Kolade) نے اذان دی اِس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے انگریزی میں بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:-

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت میں ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو قادرِ مطلق ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ **احد** یعنی اکیلا ہے اور یہ کہ بجز اللہ کے کوئی پرستش کے لائق نہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ **الصمد** ہے یعنی وہ سب سے بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں جبکہ سب اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اُس کے محتاج ہیں۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ **الحی** ہے یعنی ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا کسی مفہوم اور کسی اعتبار سے بھی اس پر موت وارد نہیں ہوسکتی وہ خود ہی زندہ نہیں بلکہ حیات کا سرچشمہ اُسی کی ذات ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ **القیوم** ہے یعنی وہ ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں سے ماوراء ہے اور خود قائم بالذات ہے اور دوسروں کے قیام کا بھی وہی موجب ہے نہ اُسے اُونگھ آتی ہے اور

نہ نیند اُس پر غلبہ پاتی ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور اس نے ہر چیز کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے اُس نے انسان پر اپنے فضلوں کو خواہ وہ مرئی ہوں یا غیر مرئی کمال تک پہنچایا ہے۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ربّ العٰلمین ہے یعنی وہی ہے جو ہر شے کو قیام بخشتا ہے اور نہ صرف قیام بخشتا ہے بلکہ اسے درجہ بدرجہ ترقی دیتا اور اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے۔

ایسے ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت خدا نے جس پر ہم ایمان لائے ہیں ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے اعمال پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھائیں اور اس طرح اُس کی صفات کے مظہر بنیں اُس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی صفات کا مقدس رنگ اپنے پر چڑھا کر اُس کی مخلوق کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئیں اور اس امر کا اہتمام کریں کہ ان کی صلاحیتیں نشوونما پا کر اپنے کمال کو پہنچیں۔

چونکہ ہم ربّ العٰلمین کے بندے ہیں اس لئے ہمیں کسی سے دشمنی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے ہم سب کے دل سے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی کے لئے کوشاں رہنا اور امن وسلامتی کے سامان کرنا ہمارا مقصد ہے لیکن ہم کمزور ہیں اور ربّ العٰلمین کے عاجز بندے ہیں اس لئے ہم اُسی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمت اور توفیق عطا کرے تا کہ ہم اُس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر اُس عظیم مقصد میں کامیاب ہوسکیں۔ میں اس خطبہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر ختم کرتا ہوں۔ یہ دعا اُن دعاؤں سے ماخوذ ہے جو مَیں نے اپنے رب کے حضور مانگیں اور جو حال ہی میں کتابی شکل میں شائع ہوئی ہیں۔

دعا یہ ہے کہ:-

اے ہمارے ربّ! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ پیدائش عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں۔ اے ہمارے ربّ! ہماری زندگی کو بے مقصد ہونے سے بچا لے اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔

اے ہمارے ربّ! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اُس کو قبول کیا، اُس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور

کبریائی کے لئے ہم نے اُس کی آواز پر لبیک کہی۔ کس حد تک ہم نے اس عہدِ بیعت کو نبھایا۔ تو ہی بہتر جانتا ہے ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں ہماری عاجزانہ پکار کو سُن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نگاہ میں نیک اور پاک ہے۔

اور اے ہمارے ربّ! اے سرچشمۂ عنایاتِ بے پایاں! تیری طرف سے آنے والی ہر خیر کے ہم بھوکے اور فقیر ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبان پر وعدہ کیا ہے اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں۔ دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دُکھ اُٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دُنیا کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھتی وہی تیرے پیار کو پاتے ہیں اور عِبَادُ اللّٰہِ الْمُکْرَمُوْنَ میں شامل کئے جاتے ہیں۔

اے ہمارے ربّ! ہم نے کوشش کی کہ ہم تیرے لئے اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی کشش اور دُنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم تیری راہ میں ستائے گئے اور ذلیل کئے گئے اور ہم نے تیری راہ میں رُسوائیاں اُٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائیدادیں لُٹوائیں لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم نے محبت کے اُس شعلہ کو اور بھی روشن کیا جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں۔ ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے۔ تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے درخت وجود کو جھنجوڑ کر رکھ دیا ہے۔

اے ہمارے ربّ! ہماری کمزوریوں، سستیوں، غفلتوں، کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے۔ مغفرت! مغفرت!! اے ربِّ غفور! مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپا لے۔ ہمارے ہاتھ نیکیوں کے پھول اور اعمالِ صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لا سکے تہی دست ہم تیرے قدموں پر گرتے اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں اے ہمارے رحمٰن! اِن تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے یدِ بیضا کر دے۔ تیرا جمال اور محمدؐ کا حُسن دُنیا پر چمکے اور اسے روشن کرے اِن تہی ہاتھوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑ۔ تیرا جلال اور محمدؐ

کی عظمت دُنیا پر ظاہر ہو۔ اسلام اور محمدؐ کے مغرور دشمن کا سرنگوں اور شرمندہ کر دے۔

اے ہمارے ربّ! ہماری بھول چُوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگزر کرنا۔ ہم عاجز اور کمزور بندے ہیں مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے ربّ! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکن ہو کر ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے رہیں اور ہمیشہ تیری ہی رضا ہمارے شاملِ حال رہے اور تیرے انعاماتِ بے پایاں کا جو سلسلہ اسلام میں جاری ہوا ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے ربّ! اپنے قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غصہ کی ہمیں برداشت نہیں۔ تیری گرفت شدید ہے، کچل کر رکھ دیتی اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا اور کوتاہی پر کوتاہی، اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری سب کمزوریوں کو چھپا لے ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تُو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا، دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سُن اور اسلام کے ناشکرے منکروں کے خلاف ہماری مدد کو آ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔

اے ہمارے ربّ! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں اُن کی برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں کے میدان میں ہمیں ثباتِ قدم عطا کر، ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آئے اور اپنے اور اسلام کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے۔

اثر و جذب میں ڈوبا ہوا فصیح و بلیغ انگریزی میں یہ خطبہ پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ پُرشوق سامعین پر سکتہ کا عالم طاری تھا۔ دردوسوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے زیر اثر کمال عجز و نیاز کی حالت میں ہر ہر دعا پر ان کی زبان سے بے ساختہ آمین آمین کی دھیمی دھیمی آوازیں مسجد کی پُرسکون فضا میں بار بار ہلکا سا ارتعاش پیدا کرتی رہیں۔ خطبہ کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ احباب نے حضور کی اقتداء میں یہ نمازیں کمال ذوق وشوق اور تضرع و ابتہال کی حالت میں ادا کیں۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۳؍ستمبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۲، ۶)